مالیاتی سافٹ ویئر اور اسلام

اسلامی بینکاری میں کمپیوٹر کا استعمال

مقالہ نگار: سید شبیر احمد کاکاخیل

پرنسپل انجنیئر پاکستان اٹامک انرجی کمیشن

الحمدللہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین اما بعد،،،،

نمبر شمار	:	ذیلی عنوانات
۱	:	شریعت کے مطابق بینکاری کو کمپیوٹر کے ذریعہ آسان بنانا
۲	:	Office Automation کے ذریعہ بینک کے دفتری نظام کی ہمواری
۳	:	Bank Schemes کے لئے شرعی علوم کا جاننا
۴	:	سافٹ ویئر اور شرعی قواعد

(۱) شریعت کے مطابق بینکاری کو کمپیوٹر کے ذریعہ آسان بنانا:۔

میرے مقالے کا عنوان ہے ''اسلامی بینکاری میں کمپیوٹر کا استعمال'' جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے کہ اس کے تین حصے ہیں اسلامی بینکاری اور کمپیوٹر کا استعمال موضوع کے ساتھ انصاف کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ان تینوں کا الگ الگ تعارف ہو جائے تاکہ بعد میں موضوع سمجھ میں آنا آسان ہو سکے۔ اس کا لفظ اسلامی اس بات کی نشاندہی کر رہا ہے کہ مسئلے کا حل شریعت کے مطابق ہونا چاہیے اس لئے ہر وہ کوشش جو بظاہر کتنا ہی اچھا نظر آئے اگر شریعت کے مطابق نہ ہو تو اس مسئلے کا حل نہیں ہوگا۔ لفظ بینکاری سے مراد محفوظ سرمایہ کاری کا انتظام ہے اور کمپیوٹر کے استعمال سے مراد ان دونوں کے ملاپ یعنی شریعت کے مطابق بینکاری کو کمپیوٹر کے ذریعے ممکن اور آسان بنانا ہے اس کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ آج کل سرمایہ کاری اتنی آسان نہیں کہ محض یاد کے بھروسے یا چھوٹے موٹے حساب سے وہ کیا جا سکے بلکہ اس کے لئے غلطیوں سے مبراء (Fool Proof) حساب کتاب کا انتظام کرنا ہوگا۔ جو نہ صرف تیز رفتار معاشرے کا ساتھ دے بلکہ سمجھنے اور استعمال کے لئے آسان بھی ہو اب تینوں کو جب ہم ملا کر پڑھتے ہیں تو ہمیں سمجھ میں آنا چاہیے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ شریعت کے مطابق بینکاری میں کمپیوٹر کا استعمال کیسے ہو سکتا ہے اب سب سے پہلے ہم پہلے حصے سے متعلق بحث کرنا چاہتے ہیں کہ بینکاری میں شریعت کے کن کن قوانین کا مطالعہ اس مقصد کے لئے ضروری ہے۔ موجودہ دور کے جو بینک ہیں وہ سرمائے کے ذریعے سرمائے کو کمانے کے ایسے مشین ہیں جس کے ذریعے مالدار مالدار تر ہو رہا ہے اور غریب غریب تر۔ ملکی سطح پر دیکھا جائے تو اس کے ذریعے دولت چند خاندانوں میں مرتکز ہو رہا ہے اور غیر ملکی سطح پر دیکھا جائے تو ساری دنیا کی دولت چند ملکوں میں جمع ہو رہی ہے

اس کے برعکس اسلام میں سرمایہ فراہم کرنے والے کو لازمی طور پر پہلے سے یہ طے کرنا ہوتا ہے کہ وہ انسانی ہمدردی کے بنیاد پر مقروض کی مدد کرنے کے لئے قرض دے رہا ہے یا سرمایہ لینے والے کے منافع میں شامل ہونا چاہتا ہے۔ پس اگر یہ مقروض کی مدد کر رہا ہے تو اسے اپنے دیئے ہوئے قرضہ کی اس اصل مقدار سے زائد کے مطالبے سے دستبردار ہونا چاہئے نہیں تو اس کو پھر سرمایہ لینے والے کے نقصان میں بھی شامل ہونا چاہئے۔ اس سے واضح ہوا کہ شریعت کے مطابق سرمایہ کاری میں نفع نقصان کا تصور لازمی ہے تاکہ استحصالی سرمایہ کاری سے محفوظ ہو جاسکے۔ شریعت میں سرمایہ کاری کے لئے اصل اور مثالی ذرائع مشارکہ اور مضاربہ ہے ان دونوں میں سرمایہ کاری نفع اور نقصان کے بنیاد پر ہوتی ہے یہ اور بات ہے کہ مشارکہ میں نفع نقصان طے شدہ نسبتوں کے مطابق ہوتی ہے اور مضاربہ میں نفع تو رب المال اور مضارب کے درمیان ایک تعین نسبت کے مطابق تقسیم ہوتی ہے جب کہ نقصان سرمائے میں رب المال کا ہوتا ہے اور مضارب کی محنت رائگاں چلی جاتی ہے اسلامی فائنانسنگ کی چند اہم ترین خصوصیات میں ایک یہ بھی ہے کہ یہ حقیقی اثاثوں پر مبنی ہوتی ہے اس میں زر یعنی نقود کی اپنی کوئی حیثیت نہیں ہوتی بلکہ یہ صرف آلہ تبادلہ (Medium of exchange) ہوتا ہے اس کے برعکس موجودہ بینک صرف زر یا زر کی دستاویزات کی لین دین کرتے ہیں شریعت چونکہ مالک الملک حکیم المطلق اور رب الارباب کا وضع کردہ ہے اس لئے اس میں وہ تمام راستے روکے گئے ہیں جن میں سے کوئی کسی کا استحصال کرتا ہے اسلامی بینکاری میں یہ چیز نمایاں ہونا ضروری ہے ۔مضاربہ اور مشارکہ کے علاوہ سلم اور استصناع پر مبنی فائنانسنگ سے بھی حقیقی اثاثے وجود میں آتے ہیں مرابحہ اور اجارہ اگرچہ فائنانسنگ کے طریقے نہیں ہیں کیونکہ اس میں اول الذکر تو بیع کی ایک قسم ہے اور موخر الذکر ایسی چیزیں جو خرچ تو نہیں ہوتی لیکن استعمال ہوسکتی ہے ان کا کرایہ ہے تاہم ان سے اس وقت کام لیا جاسکتا ہے جب مندرجہ بالا مثالی طریقوں سے کام لینا ممکن نہ رہے کیونکہ ان طریقوں پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ ان کا آخری سرا سود سے مل سکتا ہے اس اعتراض میں چونکہ وزن ہے اس لئے اس کو صرف عبوری مدت کے لئے استعمال کیا جائے نیز ان کو فائنانسنگ کے لئے استعمال کرنے میں یہ احتیاط رہے کہ ان کی اصل حیثیت بیع اور کرایہ کی برقرار رہے جس کی تفصیل کا یہ مختصر مقالہ متحمل نہیں۔ اس تمام بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اسلامی بینکاری میں فائنانسنگ کا ہر طریقہ حقیقی اثاثے وجود میں لاتی ہے جو کہ ہر صحت مند معیشت کی علامت ہے اس مختصر تعارف کے بعد اب ضروری سمجھتا ہوں کہ اصل موضوع کے طرف لوٹوں جو کہ اسلامی بینکاری میں کمپیوٹر کا استعمال ہے۔

(۲)Office Automation کے ذریعہ بینک کے دفتری نظام کی ہمواری:۔

اسلامی بینکاری میں کمپیوٹر کے استعمال کے تین حصے ہوسکتے ہیں ایک کو ہم (Office Automation) کہتے ہیں جس کا مطلب بینک کے دفتری نظام کی ہمواری اور ترتیب ہے اس میں بینک کے ملازمین کی ایک دوسرے سے رابطہ جو ہوتا ہے وہ آجاتی ہے اور گاہک کے ساتھ جو بینک کے ملازمین کا جو رابطہ ہوتا ہے وہ بھی آجاتی ہے۔ یہ اگرچہ (Core Banking) کا حصہ ہوتا ہے لیکن بینک کی تشکیل کے وقت اس کو علیحدہ (Module) کے طور پر رکھا جاسکتا ہے یعنی عملاً تو (Core Banking) کا حصہ ہوتا ہے لیکن بینک کو

تشکیل دیتے وقت اس کے اپنے ماہرین ہوتے ہیں ان سے مدد لی جاتی ہے۔

(۳)Bank Schemes کے لئے شرعی علوم کا جاننا:۔

دوسرا حصہ اس کا (Bank Schemes) پر مشتمل ہے یہ وہ حصہ ہے جو کہ ہمارے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے کیونکہ اس میں بینک کا حساب کتاب آتا ہے ظاہر ہے اس میں جو طریقے استعمال کئے جائیں گے ان کو شریعت کے مطابق ہونا چاہئے اس کے لئے متعلقہ شرعی علوم کا جاننا ضروری ہوگا پس اس کو ترتیب دینے کے لئے علمائے کرام کی نگرانی اور مشورہ کی از حد ضرورت ہے اس کو سمجھنے کے لئے میں مثال دیتا ہوں اپنے میراث کے کام کی اس میں میراث کا جو علم ہے ظاہر ہے وہ علماء کو معلوم ہوگا اور پروگرامنگ پروگرامر کو آنی چاہئے۔اب ایک ایسی کوشش جس سے علماء اپنے علم کو قابل فہم فارمولوں اور جدولوں میں ڈالے۔جو کہ پروگرامر کے لئے قابل فہم ہونے چاہئے ہم نے بالکل یہی کیا کہ پہلے فرائض کے حساب کے طریقوں کو جدید ریاضی کے قواعد میں ڈھال لیا پھر ان قواعد کے بنیاد پر پروگرامنگ کی جس سے الحمد للہ ایسا پروگرام سامنے آیا جس سے مشکل سے مشکل میراث کا مسئلہ دو منٹ میں حل ہو سکتا ہے بعینہ اس طریقے پر ہم بینک میں جن طریقوں پر تمویل یعنی فائنانسنگ کر سکتے ہیں ان کو قابل فہم فارمولوں اور جدولوں میں ڈھالیں گے پھر ان قواعد کے مطابق بینک کے کھاتوں کا حساب کتاب ہوگا حساب کتاب خوش قسمتی سے اردو میں ایک ایسا لفظ ہے جو ہمارے مقصد کو بہت خوبصورتی کے ساتھ ادا کر رہی ہے کیونکہ بینک کے اس حصے میں دو چیزیں سب سے اہم ہیں ایک حساب اور دوسرا کتاب جس کو آج کل کے زبان میں (Book Keeping) کہتے ہیں یعنی حسابات کا ریکارڈ ہم کیسے رکھیں گے ان پروگراموں میں ہم بہت آسانی کے ساتھ سوالنامہ تیار کر سکتے ہیں جو بینک اور گاہک کے درمیان معاہدے کا بنیاد بن سکتی ہے سوالنامے میں جو سوال کئے جائیں گے ان کا جواب منطقی طور پر مختلف ممکن العمل معاہدات کی طرف رہنمائی کر سکتی ہے جس کا حتمی نتیجہ گاہک کے سامنے آجائے گا جس پر دستخطوں کے بعد معاہدہ طے پا سکتا ہے یہ صرف ابتداء کی بات ہے جب بینک کے مختلف معاہدات سے عوام مانوس نہ ہوں جب لوگ مانوس ہو جائیں گے تو پھر لوگ اپنے ساتھ معاہدے کا شناختی کوڈ خود ہی لائیں گے۔جس سے ان سوالات کی ضرورت بھی باقی نہیں رہے گی اس کے علاوہ اس حصے میں جو جو مال آرہا ہے اس کا ریکارڈ رکھے گا اس کا مطلوبہ طریقے کے مطابق حساب کرے گا اس طرح بینک جو مال کسی مد میں باہر نکال رہا ہے اس کا ریکارڈ بھی مطلوبہ قاعدے کے مطابق رکھے گا اور اس کا حساب بھی کرے گا۔اس میں بینک کے سارے ملازمین کے لئے ان کے شرعی قواعد جاننا ضروری نہیں رہے گا بلکہ ان کو صرف لگا بندھا طریقہ سمجھ میں آنا چاہئے)

(۴)سافٹ ویئر اور شرعی قواعد:۔

Softwareان شرعی قواعد سے استفادے کا امین ہوگا جس کی نگرانی علماء کرام کے مقرر کردہ ماہرین کریں گے اس حصے کے لئے

حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب کی کتاب ''اسلامی بینکاری کی بنیادیں'' کا مطالعہ بہت مفید رہے گا اس میں اسلامی سرمایہ کاری فنڈ والا باب بالخصوص مطالعہ کرنا چاہئے۔تیسرا اور بہت ہی اہم حصہ بینک کا دوسرے بینکوں (ملکی اور غیر ملکی) کے ساتھ رابطہ اور اس کا سٹیٹ بینک کے ساتھ رابطہ زیر بحث لاتا ہے اس کا ایک عالمی نظام ہوتا ہے جیسا کہ مختلف ہوائی کمپنیوں کا آپس میں ایک (Protocole) کے ذریعے رابطہ ہوتا ہے۔جس کے ذریعے (Flights) کو آپس میں مربوط کیا جاسکتا ہے اس طرح ایک دفتر کا سب دفاتر کے ساتھ رابطہ ہوتا ہے ظاہر ہے کہ یہ سب ایک (Software) کے ذریعے ہوتا ہے اسی قسم کا (Software) بینکوں کے لئے بھی ہوسکتا ہے جس کے ذریعے یہ روابط ہو سکتے ہیں اب جہاں تک (Office Automation) کی بات ہے تو اس کے لئے (Standard Procedure) یعنی معیاری طریقے وجود میں آئے ہیں جس کے بنیادی (Software Standard) بھی تیار ہو چکے ہیں جس میں ہزاروں لوگوں کی محنت شامل ہے اس محنت کو دوبارہ کرنا ایسا ہے جیسا کہ دوبارہ پہیہ ایجاد کرنا ہے اسی طرح روابط کے (Software) بھی ممکن الحصول ہیں جن کو ہم اپنے مقاصد کے لئے ضرورت کے حد تک (Modify) بھی کر سکتے ہیں دوسرے حصے پر کام کی ضرورت ہے جس کے لئے موجودہ دور میں جن بینکوں نے اسلامی بینکاری کا تجربہ کیا ہے ان کی تجربات سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں لیکن اپنی تحقیق کو محض ان کی تجربات کی نظر کرنا بھی مناسب نہیں ہوگا کیونکہ وہ بھی ابھی راستے میں ہیں۔ممکن ہے ابتداء سے اگر ہم ان کے نقش قدم پر چلیں تو ہم بھی وہی غلطیاں کریں جو انہوں نے کی ہے اس لئے پہلے تو آزادانہ طور پر شرعی علوم کی روشنی میں حل سامنے آنا چاہئے پھر اس حل کا ان کے حل کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہئے تاکہ ایک دوسرے سے استفادہ کی صورت بن سکے پہلے دو حصوں میں صحت بھی اہم ہے جب کہ تیسرے حصے میں صحت کے ساتھ جو دوسری چیز اہم ہو جاتی ہے وہ سیکورٹی ہے کہ جو معلومات ایک جگہ سے دوسری جگہ جارہی ہے اس کو راستہ میں تبدیل نہ کیا جاسکے کیونکہ بینکوں کا سارا ساکھ اسی پر منحصر ہوتا ہے پس بینکوں کے لئے جو (Software) لکھے جائیں گے اس میں صحت بھی اعلیٰ پیمانے کی ہوتی ہے کیونکہ سائنسی حسابات میں تو ہم تھوڑی بہت خطا (Error) کو معمول کی کاروائی سمجھ کر نظر انداز کر سکتے ہیں لیکن بینکوں میں ایک پیسے کا بھی فرق نہیں ہونا چاہئے ورنہ نتیجہ انتشار اور پریشانی کے سوا کچھ نہیں ہوگا اسی طرح سیکورٹی بھی اعلیٰ معیار کی ہونی چاہئے کیونکہ اس میں معمولی قسم کی غفلت جرائم پیشہ لوگوں کو بینک کا بیڑا غرق کرنے کے لئے موقع فراہم کرے گا اور آج کل ایسے لوگوں کی کمی نہیں (Evil Genious) لوگوں کے مقابلے کے بہت (Intelligent Software) ہونا چاہئے یاد رہے یہ سارا کام مرحلہ وار ہوسکتا ہے ورنہ فیصل مسجد بنانا ہو تو اس کے بنانے کے خوف سے ہاتھ پیر پھول سکتے ہیں اب ایک خوشخبری پر یہ مقالہ ختم کرتا ہوں کہ الحمد للہ ہمارے ساتھیوں میں سے بعض حضرات کو بینکوں کے پروگرامنگ کا وسیع تجربہ کسی اور پراجیکٹ میں حاصل ہو چکا ہے ان کے تعاون کے ساتھ علمائے کرام کی نگرانی میں یہ مشکل کام شروع کیا جا سکتا ہے جس کے لئے حوصلے اور استقامت کی ضرورت کے ساتھ دعاؤں کی بھی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو امت مسلمہ کی ایسی خدمت کے لئے قبول فرمائے جس سے اللہ تعالیٰ ہم سب سے راضی ہو جائے آمین